137

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق جملہ خط وکتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۳ | ۱۰ ماہ تبلیغ ۱۳۲۴ ھش | ۲۶ صفر ۱۳۶۴ھ | ۱۰ فروری ۱۹۴۵ء | نمبر ۳۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو گلے میں خراش کی وجہ سے تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ آج خطبہ جمعہ حضور نے پڑھا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار اور شدید سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو کل سے ضعف دل اور سر کے چکروں کی شکایت ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛

روزنامہ الفضل قادیان ۲۶ صفر ۱۳۶۴ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے مکہ میں آنے کی عمر

فرمودہ ۱۹ مئی ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

مولوی نور الحق صاحب نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے مکہ میں آنے کی عمر کے متعلق استفسار کیا۔ اور عرض کیا۔ کہ حدیثوں میں ذکر آتا ہے۔ کہ جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو مکہ میں لایا گیا۔ تو کان رضیعا۔ اس وقت وہ دودھ پیتے بچے تھے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کیف نکلّم من کان فی المھد صبیًّا (مریمؑ) کے معنوں میں اگر آپ کو کوئی دقّت پیش نہیں آتی۔ تو کان رضیعاً کے معنے کرنے میں کونسی مشکل پیش آگئی ہے۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رویا میں دیکھا۔ کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ تو اس وقت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام گو چھوٹے بچے ہی تھے۔ مگر بہرحال وہ اپنے باپ کے قدم کے ساتھ اپنا قدم ملانے کی کوشش کرتے تھے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ فلما بلغ معہ السعی قال یا بُنیّ انّی اریٰ فی المنام انّی اذبحک فانظر ماذا تریٰ (الصافات ع۳) اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ رویا دیکھا اس وقت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام دودھ پیتے بچے نہ تھے۔ ہاں اتنے چھوٹے ضرور تھے۔ کہ باپ کے قدم کے ساتھ ان کا قدم نہیں ملتا تھا۔ کوشش اور جدوجہد کے ساتھ انہیں باپ کے ساتھ چلنا پڑتا تھا۔ اور تاریخ سے یہ کہیں پتہ نہیں چلتا۔ کہ حضرت ہاجرہ رضؓ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی ہجرت کے بعد جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں مکہ میں چھوڑ آئے تھے۔ ذبح اسمٰعیلؑ کا واقعہ ہوا ہو۔ بلکہ حدیثوں اور تاریخوں سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب حضرت ہاجرہ رضؓ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ تو اس کے بعد دوبارہ ایک لمبے عرصہ کے بعد آئے۔ اور اس وقت آئے۔ جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی شادی ہو چکی تھی۔ چنانچہ اسی وقت کا یہ واقعہ ہے۔ کہ آپ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو یہ پیغام بھیجا۔ کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ اسی طرح کعبہ کی تعمیر کے وقت ان کا آنا ثابت ہے۔ مگر یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ ذبح کا واقعہ ہجرت کے بعد ہوا ہو۔ بہرحال اس واقعہ کو پہلے اور ہجرت کے واقعہ کو بعد میں تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ اور قرآن بتاتا ہے۔ کہ جب انہوں نے یہ رویا دیکھا۔ اس وقت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اتنی عمر کے تھے۔ کہ وہ باپ کے ساتھ چلنے کی کوشش کرتے تھے۔ اور جب اس وقت اتنی عمر کے تھے۔ تو جب مکہ میں ان کو اور حضرت ہاجرہ رضؓ کو چھوڑا گیا۔ اس وقت تو یقیناً ان کی عمر اس سے بھی زیادہ تھی۔

دودھ پیتے بچے سے مراد

یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اس وقت دودھ پیتے بچے تھے۔ درحقیقت کان رضیعاً کے معنے یہ نہیں کہ وہ اس وقت ماں کا دودھ پیا کرتے تھے۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ اس وقت چھوٹی عمر کے تھے۔ بڑی عمر کے بچے کے لئے بھی یہ الفاظ استعمال ہو سکتے ہیں۔ جیسے کیف نکلّم من کان فی المھد صبیًّا والی آیت ہے کہ کفار نے حضرت مسیحؑ کو بچہ قرار دیا۔ حالانکہ وہ اس وقت بچے نہیں تھے۔ بلکہ بڑی عمر کے تھے۔ بائیبل سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو مکہ میں چھوڑا گیا۔ تو اس وقت وہ آٹھ دس سال کی عمر کے تھے۔ دودھ پیتے بچے نہیں تھے۔

حضرت ابراہیمؑ کی اعلیٰ تربیت

میں سمجھتا ہوں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ذبح کے واقعہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا ہی ثبوت ملتا ہے۔ بے شک حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے بھی اس وقت یہ نہایت ہی شاندار جواب دیا۔ کہ یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین۔ مگر یہ جواب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تربیت کا ہی نتیجہ تھا۔ کیونکہ وہ ہر وقت ان کے کان میں یہ باتیں ڈالتے رہتے تھے۔ کہ اللہ بڑا غالب ہے۔ اس کے حکموں کو ماننے والے کامیاب ہوا کرتے ہیں۔ اور جو لوگ نافرمانی کرتے ہیں۔ وہ نقصان اٹھاتے ہیں۔ ام طاہر جب فوت ہوئیں۔ اور میں گھر میں آیا۔ تو میری چھوٹی بچی جمیل جس کی عمر چھ سال ہے چیخیں مار کر رونے لگ گئی۔ میں نے اسے کہا جمیل یہ کیسی بری بات ہے کہ تم رو رہی ہو۔ اللہ کی مرضی اس نے تمہاری اماں کو بلا لیا۔ ہم اس کی مرضی میں دخل دینے والے کون ہیں۔ پھر میں نے اسے کہا۔ دیکھو جمیل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو گئے پھر تمہارے دادا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو گئے۔ کیا تمہاری اماں ان سے بڑی تھیں۔ کہ وہ فوت نہ ہوتیں۔ جب میں نے یہ کہا تو جمیل بالکل خاموش ہو گئی۔ اور اس کے بعد اس نے کوئی آنسو نہیں بہایا۔ جب قادیان میں جنازہ گھر سے جانے لگا۔ تو جمیل کی بڑی بہن صدمہ سے چیخ مار کر بے ہوش ہو گئی۔ جب جمیل نے اسے پڑے دیکھا۔ تو وہ بے ساختہ کہنے لگی۔ کیسی پاگل ہو گئی ہے۔ ابّا جان اس قواعد کہ اللہ کی مرضی اسی میں تھی یا ماہواری رو رہی ہے۔ تو میں سمجھتا وہ دفتر اسماعیل علیہ السلام کا جو بہت جلد کا نتیجہ تھا۔ جو ہر وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے ہوتی رہی تھی کر دیا اس تربیت کے نتیجہ میں اگر کسی ادنیٰ مجلس سے بچے ثابت قدم رہیں۔ تو دیکھنے والے کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ اور اگر قائم نہ رہیں

ایڈیٹر۔ غلام نبی

جانی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

تو بہرحال ماں باپ کو اُن کی تربیت کا ثواب مل جاتا ہے۔

حضرت ابراہیمؑ نے طلاق دینے کا کیوں حکم دیا؟

شیخ محمد نصیب صاحب نے عرض کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے غیر عتبۃ بابك کا حکم کس بناء پر دیا تھا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ انبیاء بڑے باریک بین ہوتے ہیں اور وہ دینی فراست سے بڑی بڑی اہم باتوں کو بھانپ لیتے ہیں۔ بالکل ممکن ہے انہوں نے اس عورت کے لباس چہرہ آنکھوں اور طرز گفتگو وغیرہ سے یہ اندازہ لگا لیا ہو کہ یہ کس قسم کی عورت ہے اور آپ نے یہ پسند نہ فرمایا ہو کہ ایسی عورت ان کی بہو ہو۔ اور یہ تو ابراہیمی نظر تھی جس نے نہ معلوم کیا کیا باتیں دیکھیں ایک معمولی عقل وفہم رکھنے والا انسان بھی دوسرے کے چہرہ کو دیکھ کر کئی قسم کے نتائج اخذ کر سکتا ہے۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کو دیکھتے ہی طبیعت پر یہ اثر پڑتا ہے کہ وہ اعلیٰ اخلاق کے مالک نہیں ہیں۔ وہ اپنی حرکات وسکنات اور گفتگو وغیرہ سے ہی شہدے اور لچے لفنگے نظر آتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں۔ جنکی نیکی اور تقویٰ کا اثر اُن کے دیکھتے ہی طبیعت پر پڑ جاتا ہے۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی ایسی باتیں دیکھی ہونگی جنکی بناء پر انہوں نے طلاق کا حکم دے دیا۔

بیٹے کو طلاق دینے کا حکم دینا

عرض کیا گیا کہ لوگوں کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ انبیاء کی اتباع کریں۔ اگر یہ نمونہ سامنے رکھا جائے تو پھر ہو سکتا ہے۔ کہ ماں باپ [illegible] اسی بات پر اپنے لڑکوں کو یہ حکم دیدیا [illegible] اپنی بیویوں کو طلاق دے دیں۔

[illegible] المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز [illegible] حکم دینا کافی نہیں بلکہ اس قسم [illegible] ابراہیمی نظر کا ہونا ضروری ہے۔ [illegible] دعویٰ کرے کہ اُسے بھی وہی [illegible] حاصل ہو گئی ہے جو حضرت ابراہیم [illegible] سلام کو حاصل تھی تو پھر بیشک وہ بھی اپنے [illegible] کو کسی ایسی حالت کے پیدا ہونے پر یہ حکم دے سکتا ہے۔ ورنہ جب تک کسی کو یہ مقام حاصل نہ ہو وہ اس قسم کا حکم دینے کا مجاز نہیں۔ باقی یہ خیال کرنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ حکم بطور قانون تھا۔ جس پر اور لوگوں کو بھی چلنا چاہیئے درست نہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام شارع نبی نہیں تھے چنانچہ قرآن کریم میں ہی ذکر آتا ہے کہ وان من شیعته لابراھیم (الصافات ع ۳) یعنی حضرت نوحؑ کی شریعت پر چلنے والوں میں سے ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحف میں شرعی مسائل کا کہیں ذکر نہیں آتا۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی تشویشناک علالت

ڈاکٹر لطیف صاحب کو دہلی سے بذریعہ تار بلوایا گیا۔ جو آج دوپہر کی گاڑی سے تشریف لائے۔ ان کی تشخیص ہے۔ کہ اس وقت حضرت نواب صاحب کو نمونیہ سخت قسم کا ہے اور دونوں پھیپھڑوں پر اس کا اثر ہے۔ لاہور اور دہلی سے بینی سلین کے منگوانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ باقی حالات بدستور ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب خاص طور پر حضرت نواب صاحب کی صحت وعافیت کیلئے دعا فرمائیں +

صحف ابراہیمؑ

شیخ نیاز محمد صاحب نے ذکر کیا کہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا خیال ہے کہ وید حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے تھے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ یہ تو ماسٹر نعمت اللہ صاحب گوہر کی تحقیق ہے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی نہیں لیکن اگر اُن کی تحقیق ہے تب بھی یہ غلط ہے۔ اور اگر مولوی صاحب کی یہ تحقیق ہے۔ تب بھی مَیں اسے غلط سمجھتا ہوں۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے عرض کیا کہ حضور اس زمانہ میں بڑی بڑی مخفی چیزیں ظاہر ہو گئی ہیں۔ اسلئے یہ طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ صحف ابراہیم کہاں چلے گئے۔ جن کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ عصا موسیٰ اب تک نہیں ملا۔ نوحؑ کے صحف کا اب تک کوئی پتہ نہیں چلا۔ الیاس نبی کے الہامات کا دنیا میں کہیں پتہ نہیں ملتا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو الہامات نازل ہوئے ان کا وجود کہیں نظر نہیں آتا موجودہ انجیل تو تاریخی واقعات پر مشتمل ہے۔ پس اگر اس قدر چیزیں نہیں ملیں تو صحف ابراہیم کے نہ ملنے میں کونسی تعجب کی بات ہے۔

یوم پیشوایان مذاہب نام غلط ہے

اس کے بعد جلسہ سیرت کا ذکر ہونے لگا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اِن جلسوں کا نام یوم پیشوایان مذاہب بالکل غلط رکھا گیا ہے ہم تو صرف انبیاء سابقین پر ایمان لانیکے قائل ہیں اور انہی کی سیرت اور سوانح بیان کرنا ہم اِن جلسوں کی اصل غرض سمجھتے ہیں پیشوایان مذاہب تو اور بھی کئی ہیں۔ اگر پیشوایان مذاہب کے متعلق تقریریں کرنا ہی ہمارا اصل مقصد ہو تو پھر کئی قومیں کہینگی کہ ہمارے فلاں پیشوا کی سیرت پر بھی تقریر رکھو حالانکہ ہو سکتا ہے کہ ہم اُسے کسی قوم کا پیشوا تو سمجھیں لیکن اس قابل خیال نہ کریں کہ اسکے متعلق تقریر کیجائے۔ پس یہ نام بالکل غلط ہے صرف انبیاء سابقین کی سیرت اور سوانح بیان کرنے کیلئے ان جلسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس لئے انعقاد نہیں کیا جاتا کہ ہر مذہب اور ہر قوم کے پیشوا کے حالات بیان کریں۔

مصلح موعود کی عظیم الشان پیشگوئی کے پورے ہونے کے متعلق

۲۰ رفروری کو تمام احمدی جماعتیں جلسے منعقد کریں

اللہ تعالیٰ کے نشانات کا پورا ہونا مومن کے لئے بہت بڑی خوشی کا سامان اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور اس کے ایمان میں زیادتی کا موجب ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض ایسے حوادث کے موقعہ پر بھی جو دنیا داروں کے لئے حد درجہ تکلیف دہ اور پریشان کن ہوتے ہیں۔ اس خیال سے اظہار اطمینان ومسرت فرماتے اور بذریعہ اشتہارات اعلان فرماتے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے حادثہ کی خبر آپ کو پہلے دیدی تھی۔ اور اس طرح یہ حادثہ گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات کے پورا ہونے پر مومن کو اس کی تشہیر اور اشاعت پر کس قدر زور دینا چاہیئے۔

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے حال میں اپنا ایک عظیم الشان نشان دکھایا ہے۔ ایسا نشان کہ جس کے ساتھ دنیا کے آئندہ نہایت اہم انقلابات اور دنیا کا مستقبل وابستہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے جلال وجبروت کا مظہر اور اسلام کی شوکت کا ثبوت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاص دعاؤں کو جو آپ نے اسلام کی شوکت دشان کے لئے فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے بپایۂ قبولیت جگہ دیکر آپ کی نسل اور آپکے تخم سے مصلح موعود کے پیدا ہونیکی جو بشارت دی تھی۔ اور جسکا اعلان آپ نے ۲۰ رفروری سنہ ۱۸۸۶ء کو فرمایا تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہو چکی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے موجودہ امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر یہ امر منکشف فرما دیا ہے۔ کہ اس پیشگوئی کے مصداق آپ ہی ہیں۔ چنانچہ آپ اس کا اعلان فرما چکے ہیں۔

گذشتہ سال ۲۰ رفروری کو جماعت احمدیہ نے بمقام ہوشیارپور جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے اس نشان کے پورے ہونیکا اعلان اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا تھا۔ اس نشان کی عظمت واہمیت کے پیش نظر ضروری ہے۔ کہ اس نشان کی یاد کو تازہ رکھا جائے۔ اور اسے پورے زور کے ساتھ بالتفصیل اور بتکرار دہرات لوگوں کے سامنے پیش کر کے احمدیت کی صداقت کے ایک ثبوت کے طور پر پیش کیا جائے۔ پس دوست اپنے اپنے ہاں اس غرض کے ماتحت ۲۰ رفروری سنہ ۴۵ء کو پورے اہتمام کے ساتھ جلسے کریں۔ جن میں مصلح موعود کی پیشگوئی کے پورے ہونے کا تفصیل سے ذکر کریں۔ اور اس نشان کی اہمیت وحیثیت کے ساتھ پیش کریں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حال ہی میں واقفین تحریک جدید کو جو عنقریب بیرون ہند تبلیغ اسلام کے لئے جانے والے ہیں۔ مخاطب کر کے فرمایا۔

"نشانات کے پورے ہونے پر مومن کو چاہیئے۔ کہ اچھلے کودے۔ ان کو حد درجہ اہمیت دے کر ان کی تشہیر کرنا لازمی ہے۔ جماعت نے مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق بہت سستی دکھائی ہے۔ جس قدر توجہ دینی چاہیئے تھی۔ اتنی نہیں دی۔ اس کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھا نہیں گیا۔ خصوصاً اس پیشگوئی کا خوب اظہار و اعلان کرنا چاہیئے۔"

پس احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ ۲۰ رفروری کو ہر جگہ شاندار جلسے منعقد کریں جن میں مصلح موعود کی پیشگوئی پر ایسی زبردست تقریریں کی جائیں۔ کہ ایک طرف تو جماعت میں پہلے سے بہت زیادہ بیداری اور جوش پیدا ہو جائے اور دوسری طرف سمجھدار غیر احمدی احمدیت کی طرف توجہ کرنے لگیں (ناظر دعوۃ وتبلیغ)

عرض کیا گیا کہ اس صورت میں تو حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے حالات بھی اس قسم کے جلسوں میں بیان نہیں ہونے چاہئیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہاں حضرت باوا نانک بھی ہمارے عقیدہ کی رُو سے اس لسٹ میں نہیں آتے حضرت کرشن آسکتے ہیں۔ حضرت رام چندر آسکتے ہیں۔ حضرت زرتشت آسکتے ہیں۔ اسی طرح اور تمام گزشتہ انبیاء آسکتے ہیں۔ مگر سکھوں کے نزدیک تو باوا نانک صاحب اس لسٹ میں آتے ہیں۔ اس لئے ہمارا ان کو اس لسٹ سے اپنے عقیدہ کے مطابق خارج کرنا درست نہیں۔ اگر صرف پیشوایانِ مذاہب نام رکھا جائے۔ تو کل کو کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ پنڈت دیانند صاحب کے متعلق بھی ہم اپنے جلسوں میں کوئی تقریر رکھیں۔ پس اس نام کی اصلاح ہونی چاہیئے۔ تاکہ لوگوں کو کسی قسم کی غلط فہمی نہ رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض پوشیدہ الہامات

ملک فضل حسین صاحب مہاجر نے عرض کیا۔ کہ میں نے سنا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات ایسے ہیں۔ جن کو ابھی تک ظاہر نہیں کیا گیا۔ ان کو حضور نے کس جگہ رکھا ہوا ہے۔ اور آیا وہ الہامات شائع بھی ہونگے یا نہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جب ان الہامات کو مخفی رکھا گیا ہے۔ تو میں یہ بتاؤنگا ہی کیوں کہ میں نے ان کو کس جگہ محفوظ رکھا ہوا ہے۔ اگر میرے نزدیک وہ الہامات شائع کرنے مناسب ہوئے تو شائع کر دیئے جائینگے۔ ورنہ نہیں۔

حضرت بدھ نبی تھے

عرض کیا گیا کہ حضرت بدھ کو ہم نبی تسلیم کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کی طرف بعض ایسی باتیں منسوب کی جاتی ہیں۔ جو کسی نبی کے شایان شان نہیں ہوسکتیں۔ حضور نے فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ اصول بیان فرمایا ہے۔ کہ وہ تمام لوگ جو اصلاح خلق کے لئے کھڑے ہوئے جن کے دعوے پر ایک لمبا عرصہ گزر چکا ہے۔ اور جن کی قبولیت اب تک زمانہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ وہ کبھی کاذب نہیں ہوسکتے۔ ہمیں تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ وہ ضرور اللہ تعالےٰ کے راستباز اور مقدس مامور تھے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی فعلی شہادت نے ان کا راستباز ہونا ظاہر کر دیا ہے۔ اس اصول کے ماتحت جب ہم غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت بدھ علیہ السلام بھی ان انبیاء میں سے ہیں جن کی قبولیت ہزاروں سال سے چلی آرہی ہے۔ پس ان کے متعلق اگر کوئی بیہودہ روایات مشہور ہیں۔ تو ہم ان روایات کو غلط قرار دینگے۔ مگر یہ نہیں کہیں گے کہ حضرت بدھ خدا کے نبی نہیں تھے۔ یہی دیکھ لو۔ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ خدا تعالےٰ کے کس قدر پرستار تھے۔ مگر بچپن میں ہمیں بعض ایسی کتابیں پڑھائی جاتی تھیں۔ جن میں یہ ذکر آتا تھا۔ کہ حضرت باوا نانک خدا کے قائل نہیں تھے۔ پس اس قسم کی روایات اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ لمبا زمانہ گزرنے کے بعد کئی قسم کی غلط باتیں منسوب ہونے لگ جاتی ہیں۔ اس لئے ان باتوں کی بناء پر کسی کی راستبازی یا عدم راستبازی کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔

جادو

ایک دوست نے عرض کیا کہ جادو ہوسکتا ہے یا نہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کیوں نہیں ہوسکتا۔ سب بے وقوفوں پر اسی کا اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ کسی کو ایسی بات کہہ دو۔ جھٹ وہ سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔ اور کہنے لگ جاتا ہے کہ ہائے میں مر گیا میں مر گیا۔

فرمایا ہماری جماعت کے ایک دوست مہتاب علی صاحب تھے۔ جب انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی۔ تو اس کے بعد انہوں نے عرض کیا۔ کہ حضور میرے پاس تو اور کوئی چیز نہیں۔ جسے میں حضور کی خدمت میں پیش کرسکوں۔ مجھے صرف کچھ تماشے دکھانے آتے ہیں۔ اگر حضور اجازت دیں تو میں وہ تماشے دکھا دوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اجازت دے دی۔ اور مغرب کے بعد انہوں نے کئی قسم کے تماشے دکھائے۔ کبھی دکھاتے۔ کہ ایک ڈبہ بالکل خالی ہے۔ مگر پھر اس کا ڈھکنا اٹھاتے۔ تو اندر بوتل ہوتی۔ مولوی عبدالکریم صاحب بہت سادہ طبیعت کے تھے۔ وہ ان تماشوں کو دیکھ کر سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگ گئے کہ خدا کی کیسی عجیب قدرت ہے۔ مگر حضرت خلیفہ اول رضؓ کو معلوم تھا۔ کہ یہ لوگ کیا چالاکیاں کرتے ہیں۔ اس لئے آپ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ بلکہ جب وہ یہ تماشہ دکھا چکا۔ تو آپ نے آہستہ سے ڈھکن اٹھا کر اس کا راز فاش کر دیا۔ کیونکہ پہلے سے بوتل اندر موجود تھی۔ صرف سپرنگ دار ڈبوں کی وجہ سے بعض دفعہ بوتل چھپالی جاتی ہے۔ اور لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ بوتل کہیں غائب ہوگئی ہے۔ میں اس وقت بچہ ہی تھا۔ انہوں نے جب یہ کھیل دکھائے۔ تو میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے پڑ گیا کہ مجھے بھی یہ کھیل سکھائے جائیں۔ اور آخر میں نے اتنا اصرار کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہتاب علی صاحب کو رقعہ لکھا۔ کہ محمود میرے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ اگر آپ کا کوئی حرج نہ ہو۔ تو اسے یہ کھیل سکھا دیں۔ چنانچہ انہوں نے مہمان خانہ میں جہاں وہ رہتے تھے۔ مجھے یہ تمام کھیل سکھائے۔ چند دنوں کے بعد حضرت خلیفہ اول رضؓ لاہور جانے لگے۔ تو مجھ سے فرمانے لگے میاں تم نے کوئی چیز منگوانی ہو تو مجھے بتاؤ میں نے ان سے کہا کہ آپ کرتبوں کے متعلق کوئی عمدہ سی کتاب لے آئیں۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اول رضؓ تلاش کر کے میرے لئے ایسی کئی کتابیں لے آئے۔ جن میں مداری کے کرتبوں کا ذکر تھا۔ اور اس طرح مجھے اور بھی بہت سے کھیل آگئے۔

ایک دفعہ میں نے ایک ایسا ڈبہ منگوایا جو اس کام میں استعمال ہوتا تھا۔ تا بچوں کو اس کی حقیقت معلوم ہو۔ انہی دنوں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے گھر چوری ہوگئی۔ اور ان کی بیوی کا گلوبند جاتا رہا۔ مجھے جب اس واقعہ کا علم ہوا۔ تو اسی وقت مجھے شک گزرا کہ فلاں شخص چور ہے۔ چنانچہ میں نے اسے بلایا۔ اور کہا کہ ڈاکٹر صاحب لوگوں کے محسن ہیں۔ وہ مریضوں کا علاج کرتے۔ اور ان کی تکالیف کو دُور کرنے کا موجب بنتے ہیں ان کے گھر کا زیور چرانا بہت بُری بات ہے۔ تم سچ سچ بتا دو کہ تم نے چوری کی ہے یا نہیں۔ اگر تم سچ سچ بتا دوگے۔ تو میں ڈاکٹر صاحب کے پاس تمہارا ذکر نہیں کرونگا۔ میرا مقصد تو صرف اتنا ہے۔ کہ ان کا زیور انہیں مل جائے۔ اس نے اقرار کر لیا۔ اور آخر زیور بھی مجھے لاکر دے دیا۔ دوسرے دن جب میں نے ڈاکٹر صاحب کو زیور واپس کرنا چاہا۔ تو مجھے ایک لطیفہ سوجھا۔ میں نے وہی گلوبند اس ڈبہ کے ایک کونہ میں رکھ دیا۔ اور پھر ڈاکٹر صاحب کو بلا کر ان سے کہا۔ کہ دیکھیں اس ڈبہ میں کوئی چیز موجود ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا کوئی چیز موجود نہیں بالکل خالی ہے۔ اس کے بعد میں نے اس ڈبہ پر ایک رومال ڈال دیا۔ اور کہا جنّو آجاؤ۔ اور ڈاکٹر صاحب کا زیور اس میں پھینک دو۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے ڈبہ کھولا۔ تو گلوبند اس میں موجود تھا۔ ڈاکٹر صاحب اسے دیکھ کر حیران ہوگئے۔ کہ یہ کیا بات ہوگئی۔

تو یہ تماشے ہر شخص کرسکتا ہے۔ اس میں کسی خاص قابلیت کی ضرورت نہیں ہوتی

زعماء انصار اللہ کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

بیرونجات کی بہت سی مجالس انصار اللہ کی طرف سے ان کی کارگزاری کی رپورٹیں باقاعدہ ماہ بماہ وصول نہیں ہوتیں۔ اور بعض مجالس تو ایسی بھی ہیں۔ کہ جب سے ان کا قیام ہوا ہے۔ کوئی بھی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ مرکز ان کی کارگزاری سے بالکل بے خبر ہے۔ کہ انصار اللہ کا وہاں کچھ کام ہورہا ہے یا نہیں۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ زعماء صاحبان انصار اللہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ حسب قواعد و ضوابط و ہدایات انصار اللہ مرکز میں ماہواری یا پندرہ روزہ رپورٹیں بھجوانے کا التزام فرمائیں۔

اگر کسی مجلس انصار اللہ کے پاس قواعد و ضوابط و ہدایات کی مطبوعہ کاپی نہ ہو یا ماہواری رپورٹوں کے فارم نہ ہوں۔ تو وہ دفتر مرکزیہ انصار اللہ قادیان سے بہت جلد لکھ کر منگوالیں۔ اور اپنے ہاں مطابق قواعد و ضوابط انصار اللہ کا کام شروع کر دیا جائے۔ خاکسار۔ شیر علی صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے رسالہ "مصلح موعود" کا جواب

(۳)

پیشگوئی کی الہامی عبارت

مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے بنیادی اور ابتدائی پیشگوئی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں حسب ذیل الہامی عبارت میں بیان فرمائی ہے:-

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا- ایک زکی غلام تجھے ملیگا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا- خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے- اس کا نام عمانوایل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے- اور وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے- اس کے ساتھ فضل ہے- جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا- وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا- وہ کلمۃ اللہ ہے- کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے- وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا- اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پر کیا جائیگا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا- (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ- فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کأن اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا- نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالینگے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا- وہ جلد جلد بڑھیگا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا- اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائینگی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا- وکان امراً مقضیاً-"

(اشتہار ۲۰ فروری ۸۶ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب کو جرأت نہیں ہو سکی کہ اس جلیل الشان اور خدائے قدیر کی قدرتوں پر مشتمل پیشگوئی کو پورے طور پر زیر بحث لاتے- ہاں انہیں یہ بھی جرأت نہیں ہو سکی کہ اسے پوری عبارت کے ساتھ اپنے رسالہ میں نقل کرتے- مولوی صاحب نے اپنے رسالہ "مصلح موعود" صہ ۶ میں "پیشگوئی کے الفاظ نقل" کرنے کا دعویٰ کیا ہے مگر قریباً آدھی پیشگوئی کو نقل کر کے چھوڑ دیا مولوی صاحب نے بحوالہ تبلیغ رسالت عبارت بالا کے فقرہ "اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا"- تک ہی نقل کیا ہے- اور تعجب ہے کہ اس کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ جملہ کہ "اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے" بھی نقل نہیں کر سکے- حیرت ہے- کہ جس دشمن سلسلہ میں اتنی بھی ہمت نہیں ہوئی کہ حوالہ واقتباس بھی پورا نقل کرے وہ بھی دعویٰ کرتا ہے کہ میں محقق ہوں اور میں خدا کے ہاتھ کے قائم کردہ سلسلہ کو مٹا دونگا- میں اس حیرت میں تھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا اپنا اقرار سامنے آگیا- کہ:-

"قرآن مجید میں یہودیوں کی مذمت کی گئی ہے- کہ کچھ حصہ کتاب کا مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے افسوس ہے- کہ آج ہم اہلحدیثوں میں بالخصوص یہ عیب پایا جاتا ہے۔"

(اہلحدیث ۱۹ اپریل ۱۹۰۷ء)

تب میں نے کہا کہ اور کسی اہلحدیث میں یہ عیب پایا جاتا ہو یا نہ پایا جاتا ہو مگر مولوی ثناء اللہ صاحب میں تو ضرور پایا جاتا ہے- اور ان کا یہ بیان سراسر درست ہے-

پیشگوئی مصلح موعود کا متشابہ حصہ

پیشگوئی مصلح موعود کی شوکت اور عظمت اس کے الفاظ سے ظاہر ہے- خدا کی فعلی شہادت نے اس کو نہایت جلال کے ساتھ ظاہر فرمایا ہے الہامی عبارت کی تشریح نہایت واضح اور ظاہر ہے- اس عبارت میں اگر کوئی فقرہ متشابہ کہلا سکتا ہے تو وہ صرف یہ حصہ ہے- "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا"- چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء شائع کرتے وقت اس فقرہ کے بعد مخطوط وحدانی میں لکھ دیا "اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے"- جب ملہم ایک الہام کے معنوں کے نہ سمجھ سکنے کا اعلان کرتا ہے- تو کیا کسی انصاف پسند محقق کے لئے روا ہے کہ وہ اسی متشابہ حصہ کو لیکر اس پیشگوئی کے جھٹلانے پر کمربستہ ہو جائے اور وہ بھی اسوقت جبکہ خدا تعالیٰ نے نہایت حیرت انگیز طریق پر اپنی قدرت سے اس حصہ الہام کا مفہوم پورا کر دیا ہو- اوپر لکھا جا چکا ہے کہ متشابہ آیات کے بارہ میں یہ طریق صرف اہل زیغ کا ہے- اور خود مولوی ثناء اللہ صاحب اس طریق کو دشمنان حق کا طریق بتا چکے ہیں اور اب انہوں نے اپنے رسالہ "مصلح موعود" کی بنیاد ہی اس جملہ پر رکھی ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں متشابہ قرار دیا ہے- اگر اس جگہ مولوی صاحب کو یہ سوال پیدا ہو کہ الہامی عبارت میں یہ متشابہ جملہ کیوں رکھا گیا؟ تو وہ اپنی ہی عبارت میں اس کا جواب پڑھ لیں- مولوی ثناء اللہ صاحب تفسیر ثنائی میں لکھتے ہیں:- "ہاں یہ سوال رہا کہ خدا کو جب معلوم تھا کہ ان آیتوں پر لوگ معترض ہونگے تو ایسے الفاظ میں مدعا کو بیان ہی کیوں کیا تو یہ سوال بالکل اس سوال کے متشابہ ہے جیسا مجھ سے کسی دہریہ نے کہا تھا کہ اگر خدا ہے اور وہ بقول تمہارے رحیم وکریم بھی ہے تو بدہضمی کرنے والی چیزیں کیوں پیدا کیں اس کا جواب تو شاید کسی قدر مشکل بھی ہو- متشابہات کے سوال کا جواب تو بالکل صاف ہے- اور خود قرآن مجید میں مذکور ہے- انا انزلنا قرآناً عربیاً لعلکم تعقلون- یعنی قرآن کو ہم نے عربی زبان میں اتارا ہے- جو عربی کے محاورات ہونگے انہیں کے موافق مضمون ادا ہوگا- بھلا اسی طرح ہم اہل زیغ سے پوچھتے ہیں کہ پرمیشور نے جو وید میں اگنی کا لفظ بولا جس سے عام ہندو اور حامیان وید نے آگ سمجھ کر آتش پرستی شروع کر دی حالانکہ اگنی سے ذات باری مراد ہے تو اگنی کی بجائے کوئی اور لفظ مناسب کیوں نہ رکھ دیا جس سے بت پرستوں کو شبہ نہ ہوتا"- (تفسیر ثنائی جلد ۲ صہ)

"تین کو چار کرنیوالا ہوگا" کے معنی

اس الہامی فقرہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے- کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چار فرزند بخشے گا- اور ان میں سے ایک ایسا ہوگا جو خاص صفات رکھنے والا اور مصلح موعود ہوگا- یہ الہام جہاں پر چار لڑکوں کی بشارت پر مشتمل ہے- وہاں مصلح موعود کی پیشگوئی کے ضمن میں آکر ایک دوسرا مفہوم یہ بھی رکھتا ہے- کہ مصلح موعود قرار پانے والا لڑکا کسی ایسے طریق پر جسے خدا جانتا ہے تین کو چار کرنیوالا ہوگا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود تریاق القلوب میں تحریر فرمایا ہے کہ:-

"الہام یہ بتلاتا تھا کہ چار لڑکے پیدا ہونگے اور ایک کو ان میں سے ایک مرد خدا مسیح صفت الہام نے بیان کیا ہے- سو خدا تعالیٰ کے فضل سے چار لڑکے پیدا ہو گئے"- (تریاق القلوب صہ ۴۲)

مولوی ثناء اللہ صاحب نے خود بھی اپنے اسی رسالہ کے صہ ۳ پر تسلیم کیا ہے-

"مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ میری اولاد میں سے ایک لڑکا مصلح موعود ہوگا- جو ایسے ایسے کام کریگا"-

گویا مصلح موعود کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے ہونا تو قطعی اور یقینی ہے- باقی یہ کہ وہ چار فرزندوں میں سے معین طور پر کونسا ہوگا- اس کی تعیین پورے طور پر اللہ تعالےٰ کے فعل سے ہونے والی تھی- صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی ولادت چوتھے نمبر پر ہوئی- اور اس طرح سے پیشگوئی کا یہ پہلو کہ چار فرزند ہونگے اپنے ظاہری رنگ میں پورا ہو گیا- مگر مصلح موعود کے لئے جو امتیازی پہلو اس بارہ میں مقدر تھا اس کا ظہور ابھی باقی تھا- چنانچہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد الہام الٰہی کے مطابق بالکل بچپن میں فوت ہو گئے اور بظاہر دشمن یہ کہنے لگا کہ اب تین کو چار کرنے کا کوئی موقع نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات بھی ہو گئی تب تو دشمنوں نے اور بھی پختہ یقین سے کہنا شروع کر دیا کہ اب تین کو چار کرنے والا کون ہوگا اور وہ کس طرح تین کو چار کر سکے گا- مگر وہ پاک اور قدوس خدا جس نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی زبردست پیشگوئی کو دنیا کے لئے ایک عظیم الشان نشان بتایا تھا اس نے کہا کہ میں اپنی قدرت نمائی سے اسے ظاہر کرونگا- جو تین کو چار کردیگا- حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا چھ سالہ دور گذر گیا اور ۱۹۱۴ء میں خدائی وعدوں کے مطابق حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہٖ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانشین قرار پائے- سالوں کے بعد سال گذرتے گئے اور عام نگاہیں پیشگوئی کے اس حصہ کے متعلق حیران تھیں کہ خدا تعالیٰ نے یکایک یہ سامان پیدا کیا کہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی زوجہ کے بطن سے فرزند اکبر تھے اور اب تک سلسلہ احمدیہ سے علیحدہ تھے اور اتنے لمبے زمانہ کے باوجود انہوں نے احمدیت کو قبول نہ کیا تھا- حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہو گئے اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے تین روحانی وجسمانی فرزندوں میں اضافہ کر کے انہیں چار کر دیا یہ نشان اس پر جتنا بھی غور کیا جائے خدا کی قدرتوں کو ظاہر کرنے والا ہے۔

اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ذرا خدا ترسی سے کام لیں۔ تو وہ اس طرح بھی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ظاہری طور پر بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ فرزندوں میں سے بلحاظ پیدائش چوتھے نمبر پر ہیں۔ (۱) مرزا سلطان احمد صاحب (۲) مرزا فضل احمد صاحب (۳) صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم (بشیر اول) (۴) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ۔

الغرض الہامی حصہ تین کو چار کرنے والا پیشگوئی کا وہ جزو ہے۔ جسکی وہی توجیہہ قبول کرنی چاہیئے جسے خدا کی فعلی شہادت نے ظاہر کر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:-

"صاف ظاہر ہے۔ کہ جب پیشگوئی ظہور میں آ جائے۔ اور اپنے ظہور سے اپنے معنی آپ کھول دے۔ اور ان معنوں کو پیشگوئی کے الفاظ کے آگے رکھ کر بدیہی طور پر معلوم ہو۔ کہ وہی سچے ہیں۔ تو پھر ان میں نکتہ چینی کرنا ایمان داری نہیں ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم صـ۱۸۳)

صاحبزادہ مبارک احمد کو کبھی مصلح موعود قرار دیا؟

غیر احمدی اور غیر مبائع صاحبان مصلح موعود کی پیشگوئی کے اس آفتاب نصف النہار کی طرح ظہور کے موقعہ پر یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ثابت کریں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاحبزادہ مبارک احمد مرحوم کو مصلح موعود قرار دیا تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی تریاق القلوب صفحہ ۴۳ کے حوالہ سے یہی استدلال کیا ہے۔ اور پھر ان کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"مصلح موعود کی پیشگوئی تو یہیں ختم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جس پسر موعود کی بابت بڑے بڑے دعوے کئے تھے۔ نور اللہ ہو گا۔ اسیروں کو رہائی دلائیگا۔ گویا خدا آسمان سے اتر آئیگا وغیرہ وغیرہ وہ مرزا صاحب اور اتباع مرزا کو نابالغی ہی میں داغ مفارقت دے گیا۔ مگر مریدان باصفا کو شاباش ہے۔ کہ ان کے شیشۂ اعتقاد پر کسی قسم کا میل نہیں آیا۔" (رسالہ مصلح موعود صـ۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضورؑ نے صاحبزادہ مرزا مبارک احمدؓ صاحب کو کبھی بھی معین طور پر مصلح موعود قرار نہیں دیا۔ بلکہ اس لفظ کا اطلاق ان پر ایک مرتبہ بھی نہیں کیا۔ اور مصلح موعود کی علامات مندرجہ اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کو بھی صاحبزادہ مرزا مبارک احمدؓ صاحب پر چسپاں نہیں فرمایا۔ بلکہ حضور یہی تصریح فرماتے رہے۔ کہ "مرد خدا مسیح صفت" ان چار فرزندوں میں سے ایک ہے۔ جیسا کہ تریاق القلوب صفحہ ۴۱ کی عبارت مندرجہ بالا سے ظاہر ہے۔ مصلح موعود کے لئے ضروری تھا۔ کہ لمبی عمر پائے اور حضور علیہ السلام کا جانشین ہو۔ لیکن صاحبزادہ مبارک احمدؓ کے متعلق تو ان کی پیدائش کے وقت ہی یہ الہام ہو گیا تھا۔ انی اسقط من اللّٰہ واصیبہ۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے "میں نے اپنے اجتہاد سے اسکی یہ تاویل کی۔ کہ یہ لڑکا نیک ہو گا۔ اور رو بخدا ہو گا۔ اور خدا کی طرف اسکی حرکت ہو گی۔ اور یا یہ کہ جلد فوت ہو جائیگا۔ اس بات کا علم خدا تعالیٰ کو ہے۔ کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی بات اس کے ارادہ کے موافق ہے۔" (تریاق القلوب صـ۴۲)

ظاہر ہے۔ کہ جس بچہ کی پیدائش کے وقت ہی یہ احتمال الہام سے پیدا ہو گیا ہو۔ کہ وہ جلد فوت ہو جائیگا۔ اور اس الہام اور اس احتمال کو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام تریاق القلوب صفحہ ۴۱ پر درج بھی فرما چکے ہوں۔ اس بچہ کے متعلق اسی کتاب میں تین صفحہ کے بعد یہ کس طرح تحریر فرما سکتے ہیں۔ کہ میرا یہ بچہ قطعی اور یقینی طور پر لمبی عمر پا کر میرا جانشین ہو گا۔ اور مصلح موعود کی علامات کا مصداق۔ پس ثابت ہو گیا۔ کہ یہ مغالطہ ہے۔ جو تریاق القلوب صفحہ ۴۳ کی عبارت سے مولوی ثناء اللہ صاحب نے دانستہ یا نادانستہ کھایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصلح موعود کی علامات کے لحاظ سے اور صاحبزادہ مبارک احمدؓ کی جلد وفات کی الہامی خبر کے پیش نظر انہیں مصلح موعود قرار نہ دے سکتے تھے۔

اس ایک واضح قرینہ کے علاوہ اور بھی بہت سے قرائن ہیں۔ جن سے یہ لازم آتا ہے۔ کہ صاحبزادہ مبارک احمد کو مصلح موعود قرار نہیں دیا جا سکتا تھا۔ (۱) مصلح موعود کے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء سے نو برس کے اندر اندر پیدا ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو گا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائیگا۔" (اشتہار ۲۲ رمارچ ۱۸۸۶ء)

(ب) معترضین کی نکتہ چینی کا ذکر فرماتے ہوئے حضور نے تحریر فرمایا ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ "نو برس کی حد جو پسر موعود کے لئے بیان کی گئی ہے۔ یہ بڑی گنجائش کی جگہ ہے۔" (اشتہار ۸ راپریل ۱۸۸۶ء)

(ج) حضور اپنے اشتہار زیر عنوان "تکمیل اخبار واشرار" میں تحریر فرماتے ہیں: "اشتہار ۲۲ رمارچ ۱۸۸۶ء میں صاف صاف تولد فرزند موصوف کے لئے نو برس کی میعاد لکھی گئی ہے۔"

ان عبارتوں سے ظاہر ہے کہ پسر موعود کا نو برس میں پیدا ہونا ضروری تھا۔ یہ میعاد ۲۰ رفروری ۱۸۹۵ء کو ختم ہو جاتی ہے۔ اور صاحبزادہ مبارک احمدؓ کی ولادت ۱۴ رجون ۱۸۹۹ء کو ہوئی ہے۔ یہ ایک دوسرا زبردست قرینہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صاحبزادہ مبارک احمدؓ کو مصلح موعود قرار نہ دے سکتے تھے۔ اور نہ ہی آپ نے قرار دیا۔

تیسرا قرینہ صاحبزادہ مبارک احمدؓ کے مصلح موعود نہ قرار دیئے جانے کے لئے یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الہامی تفہیم کے مطابق سبز اشتہار میں تحریر فرمایا ہے۔ "مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔ اور ضرور تھا۔ کہ اس کا آنا معرض التوا میں رہتا۔ جبتک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے۔ پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا۔ کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے۔ اور بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے۔ بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا۔" (اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

پھر حضور اسی اشتہار میں تحریر فرماتے ہیں:-

"صاف ظاہر کیا گیا۔ کہ ظلمت اور روشنی دونوں اس لڑکے کے قدموں کے نیچے ہیں۔ یعنی اس کے قدم اٹھانے کے بعد جو موت سے مراد ہے۔ ان کا آنا ضروری ہے۔ سو اے وے لوگو جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا۔ حیرانی میں مت پڑو۔ بلکہ خوش ہو۔ اور خوشی سے اچھلو۔ کہ اس کے بعد اب روشنی آئیگی۔"

سبز اشتہار کے ان ہر دو اقتباسات سے عیاں ہے۔ کہ مصلح موعود کے لئے صاحبزادہ بشیر اول کی وفات کے معاً بعد پیدا ہونا ضروری تھا۔ اور اس کا نام الہاماً بشیر ثانی رکھا گیا تھا۔ صاحبزادہ مبارک احمدؓ بشیر اول کی وفات کے معاً بعد پیدا نہیں ہوئے۔ بلکہ تیسرے نمبر پر پیدا ہوئے ہیں۔ اور ان کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی بھی بشیر ثانی قرار نہیں دیا۔ پس یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاحبزادہ مبارک احمدؓ مرحوم کو مصلح موعود قرار دیا تھا۔ درست نہیں ہے۔ فی الحال خدا ترس انسانوں کے غور کے لئے ان تین واضح قرائن پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

تحریک جدید کے وعدوں میں غیر معمولی اضافے

فرمایا:- "ہمیں اپنی تبلیغی سکیم کو جاری رکھنے کے لئے اڑھائی لاکھ سالانہ کی ضرورت ہے۔ مگر اس اڑھائی لاکھ میں ایک چیز میں نے شامل نہیں کی۔ وہ یہ کہ جو مبلغین باہر جائینگے۔ ان کے سفر خرچ پر بھی چالیس پچاس ہزار روپیہ خرچ ہو گا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ بہرحال اسکو بھی اگر شامل کر لیا جائے۔ تو تین لاکھ کی اس سال ضرورت ہو گی۔"

تبلیغ کی اس اہم ضرورت کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا چندہ تحریک جدید پانچ ہزار سے بڑھا کر دس ہزار ایک روپیہ کر دیا۔ جو سال دہم سے زیادہ ہے۔ سلسلہ کی اہم ضرورت اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ اسوہ حسنہ آپ کے پیش کر کے گذارش ہے۔ کہ آپ بھی اپنے چندے میں اپنی توفیق کے مطابق اضافہ کریں۔

(۲) حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب نے پہلے نویں سال سے زیادہ چندہ لکھوایا تھا۔ مگر اب دسویں سال سے اضافہ کر کے اپنا ۵۰۱/- اور صاحبزادی امۃ اللطیف صاحبہ کا ۸/- کر دیا۔ جو سال دہم سے زیادہ ہے۔

(۳) صاحبزادہ مرزا مظفر احمدؐ صاحب نے اپنا وعدہ مع اپنی بیگم صاحبہ صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ کے پہلے ساٹھ روپیہ کیا تھا۔ جو سال دہم کے برابر تھا۔ مگر اب آپ نے اس میں ۵۰/- روپیہ کا اضافہ کر کے اسے ۷۵۰/- کر دیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (۴) مولوی عبد اللطیف صاحب معلم الواقفین جنہوں نے سال دہم میں ایک صد روپیہ کا وعدہ کیا۔ جو انکی ماہوار آمد سے اڑھائی گنا تھا۔ اور یہ رقم انہوں نے ایک جائیداد کا حصہ فروخت کر کے ادا کی تھی۔ انہوں نے گیارھویں سال کا وعدہ سال نہم کے برابر ۵۱/- روپے کیا تھا۔ اس وجہ سے کہ ادا کرنے میں مشکلات نہ پیش آئیں۔ اب حضور کا خطبہ ۲ رفروری سنکر حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ حضور کا خطبہ سنکر دل تڑپ گیا اب خواہ تنگی ہو خواہ مشکلات تکلیف برداشت کرنا منظور مگر تبلیغ کی اس اہم ضرورت کے پیش نظر خاکسار اپنا وعدہ ایک سو ایک کرتا ہے۔ یعنی سال نہم پر ۵۶/- روپیہ اضافہ حضور قبول فرمائیں۔

ہر تحریک جدید کا ہر مجاہد جو وعدہ دے چکا ہے۔ اپنے وعدہ میں حضور کے اسوہ حسنہ کے مطابق اضافہ کر سکتا ہے۔ تاریخ کی کوئی روک نہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ (برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

آپ کی تبلیغی جدوجہد کا نتیجہ

نقشہ بیعت بابت جلسہ سالانہ ۱۳۲۳ھ ش و ماہ صلح ۱۳۲۴ھ ش پیش ہے۔ اس عرصہ میں ہندوستان کی ساری جماعتوں میں سے صرف ۱۶۶ جماعتوں میں نئی بیعتیں ہوئیں۔ اور کل ۵۲۷ افراد داخل احمدیت ہوئے۔ ظاہر ہے کہ اکثر جماعتیں ابھی تبلیغ کی طرف کماحقہ متوجہ نہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے غیر احمدی رشتہ داروں کو تبلیغ کرنے کا جو طریق بتایا ہے۔ اس کو آپ صحیح رنگ میں قائم ہو جائیں۔ تو آپ کی تبلیغی جدوجہد کا نتیجہ موجودہ نتیجہ سے بہت جلدی بہت بہتر نکل سکتا ہے۔ پس اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو تبلیغ کیجئے۔ اور اپنی کارگزاری اپنے سکرٹری تبلیغ کی معرفت دفتر ہذا کو ماہ بماہ مطابق مندرجہ ذیل رپورٹ مطلع کیجئے۔

نمونہ رپورٹ متعلقہ تبلیغ غیر احمدی رشتہ داران

نمبر شمار	نام تبلیغ کنندگان	نمبر شمار	نام زیر تبلیغ رشتہ داران	ذرائع تبلیغ		دیگر قابل ذکر امور
				تعداد ملاقات	تعداد خطوط	

انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری

نقشہ بیعت اندرون ہند بابت جلسہ سالانہ ۱۳۲۳ھ ش و ماہ صلح ۱۳۲۴ھ ش

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت
۱	قادیان بذریعہ مقامی تبلیغ	۳۹	۲۷	ونجواں ضلع گورداسپور	۴	۴۹	ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۱	۷۴	سٹھیالی ضلع گورداسپور	۲
۲	لاہور	۱۷	۲۸	فیروزپور	۱	۵۰	بدوملی ،، ،،	۱۰	۷۵	کوٹ آغا ضلع سیالکوٹ	۶
۳	کریام ضلع جالندھر	۱	۲۹	سامانہ محمود پور ریاست پٹیالہ	۱	۵۱	ڈنگہ ضلع جالندھر	۵	۷۶	عالمگڑھ ضلع گجرات	۲
۴	دہلی	۴	۳۰	بھاگلپور ستی	۱	۵۲	سکیھواں ضلع گورداسپور	۲	۷۷	موہنگ رسول ہیڈ ضلع گجرات	۱
۵	سیالکوٹ	۹	۳۱	کوئٹہ	۱	۵۳	فتح پور ضلع گجرات	۴	۷۸	میانی ناٹوں ضلع سیالکوٹ	۱
۶	حیدرآباد دکن	۱	۳۲	مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ	۸	۵۴	بیری ضلع گورداسپور	۱	۷۹	لودھی ننگل ضلع گورداسپور	۴
۷	کلکتہ	۳	۳۳	چونڈہ ضلع سیالکوٹ	۲	۵۵	ڈیرہ ضلع فیروزپور	۳	۸۰	گھر بیپراں ضلع فیروزپور	۳
۸	کیرنگ۔ اڑیسہ	۶	۳۴	کھنہ پور کشمیر	۱	۵۶	درگانوالی ضلع سیالکوٹ	۱	۸۱	پٹنہ۔ بہار	۲
۹	انکسار ضلع گورداسپور	۱	۳۵	محمد آباد سٹیٹ سندھ	۵	۵۷	طالب پور پھیگواں ضلع گورداسپور	۲	۸۲	سنبڑیال ضلع سیالکوٹ	۳
۱۰	گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	۷	۳۶	خیارے مگولے ضلع سیالکوٹ	۵	۵۸	سارچور ضلع گورداسپور	۱	۸۳	لائلپور	۲
۱۱	ادرحمہ ضلع سرگودھا	۳	۳۷	ملتان	۱	۵۹	پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ	۴	۸۴	ننگیری ضلع جالندھر	۱
۱۲	امرتسر	۱	۳۸	پشاور	۴	۶۰	پریم کوٹ ،، ،،	۴	۸۵	چھیچھریالہ ضلع گورداسپور	۲
۱۳	سونگڑہ۔ اڑیسہ	۱	۳۹	نابھہ	۱	۶۱	خوشاب ضلع سرگودھا	۱	۸۶	رتنال کشمیر	۱
۱۴	کھاریاں ضلع گجرات	۲	۴۰	دھیرکے کلاں ضلع گجرات	۱	۶۲	سرگودھا	۴	۸۷	ویریووال ضلع امرتسر	۲
۱۵	پراونس بنگال	۸	۴۱	شادیوال خورد ،، ،،	۹	۶۳	لدھیانہ	۲	۸۸	[illegible] سیاد ضلع گوجرانوالہ	۱
۱۶	دوالمیال ضلع جہلم	۵	۴۲	کارونا کاپلی ضلع ٹراونکور	۲	۶۴	شیخپورہ ضلع گجرات	۱	۸۹	بھیرو ضلع سرگودھا	۲
۱۷	داتا زید کا ضلع سیالکوٹ	۱	۴۳	رائے پور قادرآباد ضلع سیالکوٹ	۲	۶۵	اوکاڑہ ضلع منٹگمری	۵	۹۰	قتال پور ضلع ملتان	۱
۱۸	سڑوعہ ضلع ہوشیارپور	۳	۴۴	راولپنڈی	۲	۶۶	دھرگ میانہ ضلع سیالکوٹ	۱	۹۱	بیرادرہ پٹیالہ	۲
۱۹	گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ	۴	۴۵	کٹھووال چک ۱۲/۱۴ ضلع لائلپور	۱	۶۷	شیخوپورہ	۳	۹۲	چنت کنٹہ خورد دکن حیدرآباد دکن	۵
۲۰	سیدوالا ضلع شیخوپورہ	۵	۴۶	چک ۵۶۵ ضلع لائلپور	۱	۶۸	کرتہ ضلع شیخوپورہ	۲	۹۳	جھمٹ ضلع لودھیانہ	۵
۲۱	شاہدرہ لاہور	۴	۴۷	محمود آباد سٹیٹ سندھ	۴	۶۹	گوجرانوالہ	۴	۹۴	شاہجہانپور یو۔پی	۱
۲۲	جہلم	۳	۴۸	سلواہ پونچھ کشمیر	۲	۷۰	مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ	۱	۹۵	سکندرآباد دکن حیدرآباد دکن	۱
۲۳	بمبئی	۲				۷۱	پھیپیاں شام چوراسی ضلع ہوشیارپور	۱	۹۶	سنگلا گڑھ ضلع امرتسر	۹
۲۴	کھیوہ کلاس والا ضلع سیالکوٹ	۱				۷۲	مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ	۲			
۲۵	کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور	۲				۷۳	سعداللہ پور ضلع گجرات	۲			
۲۶	کراچی	۱									

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت
۹۷	کیمبلپور	۱	۱۱۳	چک علی پور شمس آباد چونیاں ضلع لاہور	۴	۱۲۸	کوٹلی کیرا ضلع امرتسر	۱	۱۴۳	دہاڑی منڈی ضلع ملتان	۱
۹۸	دیال گڑھ ضلع گورداسپور	۱	۱۱۴	چودھری والا ۱۰۸/ب ضلع لائلپور	۳	۱۲۹	کھگھیاٹ ضلع سرگودھا	۱	۱۴۴	پیران مند دی ،، ،،	۱
۹۹	ماہلپور ضلع ہوشیارپور	۲	۱۱۵	کوہاٹ سرحد	۳	۱۳۰	جسوکے ضلع گجرات	۱	۱۴۵	رہانہ ہمو ،، ،،	۲
۱۰۰	نشوہ والی ضلع گجرات	۱۰	۱۱۶	مہٹیانہ ضلع ہوشیارپور	۲	۱۳۱	بیٹیالہ ساہیاں ضلع گجرات	۱	۱۴۶	بھاگواں ارائیں	
۱۰۱	عینو والی ضلع سیالکوٹ	۷	۱۱۷	نندگڑھ ضلع بمبئی	۶	۱۳۲	چک ۱۰۳/۸R ضلع ملتان	۱		پیرجہاں پور ریلوپور	۱
۱۰۲	میانہ دی ڈوگراں ضلع سیالکوٹ	۱	۱۱۸	ہبلولپور ضلع سیالکوٹ	۱	۱۳۳	علی پور ضلع ملتان	۲		لوہیاں ضلع جالندھر	
۱۰۳	چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا	۲	۱۱۹	کوٹ مومن حویلی بہاگ خان ضلع سرگودھا	۴	۱۳۴	عالم پور ضلع ہوشیارپور	۱	۱۴۷	محبوب نگر ضلع حیدرآباد دکن	۱
۱۰۴	داتہ۔ سرحد	۱	۱۲۰	روڈہ ضلع سرگودھا	۱	۱۳۵	ملود ضلع لودھیانہ	۳	۱۴۸	بہاولپور سٹیٹ	۱
۱۰۵	لدھیکے بنوس مواہچے ستوکے ضلع فیروزپور	۱	۱۲۱	میانی شیرا ضلع گورداسپور	۳	۱۳۶	حدکی بیریاں ضلع سیالکوٹ	۱	۱۴۹	سرہند پٹیالہ	۲
۱۰۶	سہارنپور۔ یو۔پی	۱	۱۲۲	کالرا ضلع گجرات	۱	۱۳۷	سوہاوا ضلع گوجرانوالہ	۴	۱۵۰	سکھر۔ سندھ	۱
۱۰۷	کوریوال کھڑتانوالہ ضلع سیالکوٹ	۵	۱۲۳	پنڈ دادن خان ضلع جہلم	۱	۱۳۸	چک ۱۹۵ جنڈانوالہ ضلع لائلپور	۱	۱۵۱	ڈلہوزی	۱
۱۰۸	گجہ چک ضلع گوجرانوالہ	۲	۱۲۴	سرائے نورنگ سرحد	۲	۱۳۹	پنڈی لالہ مراد ضلع گجرات	۱	۱۵۲	مالوکے تتلے ضلع سیالکوٹ	۱
۱۰۹	لالیاں ضلع جھنگ	۲	۱۲۵	حیدر گوگیرہ ضلع منٹگمری	۳	۱۴۰	جیرہ ضلع فیروزپور	۵	۱۵۳	چکیلو ضلع سیالکوٹ	۱
۱۱۰	چک ۱۱۲ جنوبی ضلع سرگودھا	۱	۱۲۶	جالندھر شہر	۴	۱۴۱	چھینیا بیٹ ضلع گورداسپور	۱	۱۵۴	ترنگ زئی سرحد	۱
۱۱۱	علی پور ضلع مظفرگڑھ	۲	۱۲۷	بگو بھٹی دریاپور ضلع سیالکوٹ	۲	۱۴۲	منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات	۲	۱۵۵	کوٹ فتح خان ضلع کیمبلپور	۱
۱۱۲	جگراؤں ضلع لودھیانہ	۴							۱۵۶	نواب شاہ سندھ	۱
									۱۵۷	اجنالہ ضلع امرتسر	۱
									۱۵۸	علیوکے وال ،، ،،	۱
									۱۵۹	رعیہ ،، ،،	۱
									۱۶۰	احمد پور شرقیہ ضلع ملتان	۱

۱۶۱ [illegible] ضلع فیروزپور ۲ — ۱۶۲ [illegible] ضلع گورداسپور ۱ — ۱۶۳ [illegible] ۱۶۴ [illegible] ضلع سرگودھا ۱
۱۶۵ [illegible] — ۱۶۶ [illegible] — ۱۶۷ [illegible]

مجالس انصار اللہ اخیر فروری ۱۹۴۵ء تک قائم کر لی جائیں

جن جماعتوں میں ابھی تک مجالس انصار اللہ قائم نہیں ہوئی۔ ان جماعتوں کے سیکرٹری امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کا فرض ہے۔ کہ وہ بہت جلد حسب قواعد و ضوابط انصار اللہ اپنے اپنے ہاں مجلس انصار اللہ قائم کر لیں۔ قواعد و ضوابط کی مطبوعہ کاپی اگر جلسہ سالانہ پر دفتر مرکزیہ انصار اللہ سے حاصل نہ کی ہو۔ تو بہت جلد دفتر مرکزیہ انصار اللہ قادیان سے لکھ کر منگوا لیں۔

اگر اخیر فروری ۱۹۴۵ء تک کسی جماعت میں مجلس انصار اللہ قائم نہ ہوئی۔ تو پھر مجبوراً اس جماعت کے ایسے عہدہ داران کے تعطل کے متعلق افسران اعلیٰ کو لکھ دینا پڑے گا۔ جو بلحاظ عمر زائد از چالیس سالہ انصار کے حلقہ میں متصور ہوتے ہیں۔ اور وہاں کے انصار جب تک مجلس انصار اللہ قائم نہ ہو جاوے سلسلہ کے کسی عہدہ پر متعین نہیں ہو سکیں گے اس لئے اس اعلان کے دیکھتے ہی قیام مجالس کے متعلق عہدہ داران جماعت مقامی کو فکر کرنی چاہیئے

عبدالرحیم درد قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان

وہ کونسی تحریک ہے

جس میں سب شامل ہو سکتے ہیں؟ —— جس میں شامل ہوتے ہوئے کوئی بوجھ نہیں پڑتا۔

جس میں سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ شامل ہوئے

جس میں شامل ہونا بیعت کے عہد کو دہرانا ہے جس میں شامل ہونا لوگ کر شہید دل میں شامل ہونے سے بھی کم ہے

جس میں شامل ہونے والے کو خدا تعالیٰ کہے گا "تو نے اپنا مال میری راہ میں دیدیا۔ اب میری جنت تیرا مال ہے۔ جا اور اس پر قبضہ کر لے"۔ جس میں شامل ہونا جماعت کو اغنیاء ونیا ہے کہ جب اس کے اموال کی ضرورت ہو گی وہ لے سکتی ہے

جس میں شامل ہونے والوں کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی دعا ہے کہ "اللہ تعالیٰ کا رحم ان پر نازل ہو۔ جو آگے بڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیں"

جس میں یہ عہد لکھ کر دینا پڑتا ہے کہ "میں اپنی جائداد یا آمد اسلام اور احمدیت کی ضرورت کیلئے وقف کرتا ہوں"

(انچارج تحریک جدید قادیان)

تلاش گمشدہ

میرا بھانجا مسمی محمد بشیر ولد غلام رسول صاحب سکنہ داؤد تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ جس کا حلیہ مندرجہ ذیل ہے۔ عمر قریباً بارہ سال۔ رنگ گورا۔ کھڑکتا۔ قمیص دیسی کھدر کی سفید۔ دیسی اون کا بنا ہوا دستی سویٹر۔ دیسی جوتا۔ سفید لٹھے کی سلوار۔ ننگے سر ۴؍ فروری بروز اتوار لاہور سے غائب ہے۔ جس صاحب کو ملے ہمیں اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ شک ہے۔ کہ وہ لاہور سے نارووال سیالکوٹ گوجرانوالہ۔ وزیر آباد۔ شیخوپورہ لائل پور۔ جڑانوالہ کی طرف ریل پر غلطی سے سوار ہو گیا ہے۔ جس صاحب کو ملے ضرور مطلع فرمائیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دی جائے۔ شیخ علی بخش محمد ابراہیم کوٹ کلاتھ مرچنٹ۔ لنڈا بازار لاہور۔

مفت! مُفت!! مفت!!!

اگر آپ بھی مسوڑھوں کے کسی مرض خون یا پیپ آنا درد اور ورم کا شکار ہوں تو "گمز کیور" کی نمونہ کی شیشی مفت طلب فرمائیں۔ جو پائیوریا تک کو صاف کرنے کے علاوہ دانتوں کو چمکدار اور مضبوط بناتا ہے۔ پیکنگ اور ڈاک خرچ کے لئے بارہ آنے کے ڈاک کے ٹکٹ ارسال فرمائیے۔ قیمت بڑی شیشی پانچ روپے (۵؍)

ایس سنز۔ فیاض گنج۔ بہادر گڑھ روڈ دہلی

ہوائی بندوقوں کے سلگ (رجسٹرڈ)

میں نے دو تین قسم کے ایرگن سلگ بنانے شروع کئے ہوئے ہیں۔ جنہیں سرکاری قانون کے مطابق رجسٹرڈ اور پیٹنٹ کرا چکا ہوں۔ ان کی نقل یا اس نمونہ میں ردو بدل کر کے خود بنانا قانون کی رو سے جرم ہے۔ اگر کسی نے ایسا کیا۔ تو نتائج کا وہ ذمہ وار ہوگا۔ میرے پاس اس وقت ۱ء اور ۲ء کسی بیجنٹ برانڈ کے سلگ میرے بنائے ہوئے موجود ہیں۔ جن صاحبان کو ضرورت ہو۔ واجبی نرخ پر پتہ ذیل سے منگوا لیں۔

مجید اینڈ کو (رجسٹرڈ) قادیان پنجاب

قبر کے عذاب سے بچو

دنیا کی تمام مذہبی کتب سے ثابت ہے۔ کہ جب لوگ اپنے مذہب کی اصل تعلیم کو فراموش کر کے گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ پھر ان کو راہ راست پر لانے کے لئے ایک مصلح مبعوث فرماتا ہے۔ جیسا کہ ہندوؤں کی مقدس کتاب بھگوت گیتا میں لکھا ہے۔ کہ "جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا ہے اور پاپ زور پکڑتا ہے۔ تب تب میں نمودار ہوتا ہوں۔ اور پاپ کو مٹا کر پھر نئے سرے سے دھرم کی شان کو دوبالا کرتا ہوں"۔ مگر اسلام کے پیشتر کے تمام مذاہب خاص خاص قوم و خاص خاص ملک کے لئے تھے۔ اس لئے جب وہ وقت آیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک ہی عالمگیر مذہب اسلام مقرر فرمایا۔ تب دوسرے مذاہب میں ربانی مصلح مبعوث فرمانے کا سلسلہ موقوف کیا گیا۔ اور یہ سلسلہ اسلام میں جاری کیا گیا۔ جیسا کہ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسا مصلح مقرر فرمائیگا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کریگا۔ اگر کسی غیر مسلم کا دعویٰ ہو۔ کہ اب بھی اسکی قوم میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو ایسے ربانی مصلح کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر تا قیامت یہ ممکن نہیں۔ یہ سلسلہ صرف اسلام میں جاری ہے۔ اس طرح اس صدی میں اسلام میں

حضرت مرزا غلام احمدؑ کا ظہور

ہوا۔ جو لوگ آپ کو صادق نہیں مانتے۔ ان کو یہ چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ ان کی نظر میں اگر کوئی اور صاحب اس ربانی منصب کے صادق مدعی ہیں۔ تو ان کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ ورنہ **یاد رکھو** مرتے ہی منکر و نکیر نامی دو فرشتے آئینگے۔ اور ہم نے اپنے زمانہ کے ربانی مصلح کو مانا یا نہیں۔ اسکی پرسش ہوگی۔ ماننے والے کے لئے جنت ہے۔ اور منکر کے لئے اسی وقت سے عذاب شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے متعلق مزید لٹریچر صرف ایک کارڈ آنے پر **مفت** ارسال کیا جاتا ہے۔

خاکسار:۔ **عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن**

نہایت باموقعہ اراضیات برائے فروخت

قادیان کے مختلف محلوں میں اراضیات برائے فروخت ہیں۔ اس وقت قادیان میں ساٹھ سے ایکصد روپیہ فی مرلہ سے اوپر قیمت محلوں میں ہو رہی ہے۔ لیکن ہم قادیان کی آبادی میں ۴۰-۴۵-۵۰ روپیہ فی مرلہ کے حساب اراضی دے سکینگے۔ بیس اور تیس فٹ کی سڑکوں پر ارزاں اور گراں دونوں قسم کی اراضیات موجود ہیں۔ اکٹھا رقبہ ۸ گھماؤں سے ۱۶ گھماؤں تک یکجائی جس میں کنواں لگا ہوا ہے۔ قابل فروخت ہے۔ قادیان میں اراضیات پر روپیہ لگانا بہترین انوسٹمنٹ ہے پس دوست اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

جو دوست اپنا رقبہ فروخت کرنا چاہیں۔ وہ ہمارے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ ہمارا ہر ایک لین دین امور عامہ میں رجسٹرڈ ہوگا۔ پہلے درخواست دینے والوں کو ترجیح دی جائیگی۔

خاکسار خان محمد عبد اللہ خاں۔ دارالسلام قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۹ فروری۔ مغربی محاذ پر نائمیگن کے جنوب مشرق میں برطانی اور کینیڈین فوجوں نے ایک نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ اور کئی ہزار گز آگے بڑھ گئے ہیں۔ اسوقت اس علاقہ میں سیگفرڈ لائن کی بیرونی قلعہ بندیوں میں لڑائی ہو رہی ہے۔ جنرل منٹگمری نے اعلان کیا ہے کہ یہ حملہ کل صبح بہت سے ہوائی جہازوں کی مدد سے کیا گیا۔ اور اس حملہ کا ابتدائی دور بہت اچھا رہا۔ تاہم آگے جو جنگلی علاقہ ہے۔ اس میں شدید لڑائی کی امید کی جاتی ہے۔ کل کے حملے میں سیکڑوں جرمن سپاہی پکڑ لئے گئے۔ کل رات برلن ریڈیو نے اعلان کیا۔ کہ اتحادی ہوائی جہاز جرمنی پر پرواز کر رہے ہیں۔ اتحادی بمباروں نے ہالینڈ میں جرمن یو بوٹوں پر بارہ بارہ ہزار ٹن کے بم گرائے۔

ماسکو ۹ فروری۔ مارشل ژوکوف کی فوجیں سٹیٹن کی طرف بڑھتی ہوئی۔ سٹارگارڈ کے ریلوے جنکشن کے پاس پہنچ گئی ہیں جو سٹیٹن سے بیس میل پر ہے۔ جرمنوں کا بیان ہے کہ اس علاقہ میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ کسٹرن اور فرینکفرٹ کی لڑائیوں کے بارہ میں کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ روسی ٹینک اور پیدل دستے ان دونوں شہروں کی بیرونی بستیوں میں پہنچ چکے ہیں۔ مارشل کونیف کے دستوں نے دریائے اوڈر کے پار اپنے مورچے کو اور چوڑا کر لیا ہے۔ اور کچھ مزید شہر دشمن سے چھین لئے ہیں۔ بائیں بازو سے چیکوسلواکیہ کی سرحد کے ساتھ ساتھ ایک نیا حملہ شروع کیا گیا ہے۔ مشرقی پرشیا میں کرزبیرگ کے شہر پر روسی قبضہ ہو چکا ہے۔ یہ شہر کونسبرگ سے چند میل پر ہے۔

دہلی ۹ فروری۔ آج صبح سنٹرل اسمبلی میں کامن ویلتھ کے ممبر ڈاکٹر کھرے نے کہا۔ کہ برما میں جو علاقہ آزاد کرایا گیا ہے۔ وہ جنوب مشرقی ایشیاء کمانڈ کے زیر کنٹرول ہے۔ اب تک برما کا ایک تہائی حصہ آزاد کرایا جا چکا ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ جنوبی افریقہ کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کا سوال زیر غور ہے۔ چند سال ہوئے امریکہ اور ہندوستان کے مابین تجارتی سمجھوتہ کے بارہ میں جو بات چیت ہو رہی تھی۔ وہ جنگ کے خاتمہ تک ملتوی کر دی گئی ہے

سر سلطان احمد نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ لیجسلیچر کے انتخابات کا دارومدار اس امر پر ہے کہ گورنر جنرل سنٹرل اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کی میعاد میں توسیع کرتے ہیں یا نہیں۔ میں یہ یقینی کہہ سکتا کہ وہ منظور کرینگے یا نہیں۔ ہاؤس نے ایک تحریک التواء منظور کر لی۔ جس کا مقصد اس سوال پر بحث کرنا ہے کہ حکومت ہند جنوبی افریقہ کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کرنے اور وہاں سے ہندوستان کا ہائی کمشنر واپس بلانے میں ناکام رہی ہے۔

واشنگٹن ۹ فروری۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکن فوجوں نے لوزان میں تین مزید شہروں پر قبضہ کر لیا ہے

کلکتہ ۹ فروری۔ اراکان میں جاپانی فوجیں ایک جگہ گھر گئی ہیں۔ شمال میں افریقن دستوں نے ان کا رستہ روک لیا۔ اور تاگنگاں کی سڑک پر رکاوٹ کھڑی کر دی گئی ہے۔ انہوں نے حلقہ کو توڑ کر نکل جانے کی کئی بار کوشش کی۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ رمری کے جزیرہ پر ہندوستانی دستے بڑھتے جا رہے ہیں وسطی برما میں سنگو کے محاذ پر اتحادی فوج نے ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۹ فروری۔ منیلا کے بچے کھچے جاپانیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ بحرالکاہل میں امریکن بمباروں نے دور دور تک بم باری کی۔

لنڈن ۹ فروری۔ مغربی محاذ پر کینیڈین اور برطانی دستوں نے کل صبح جو حملہ کیا تھا۔ اس میں ۱۲ گھنٹہ کے اندر اندر کئی جگہ تین میل تک بڑھ گئی ہیں۔ جنوبی السس میں جرمن سٹراسبرگ کے علاقہ میں اور پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ ایک ہزار اتحادی بم باروں نے سٹیٹن کے شمال میں ایک تیل کے کارخانہ پر سخت بم باری کی۔ جرمنوں کا بیان ہے کہ روسیوں نے اوڈر کے مغربی کنارے سے برلین پر حملہ شروع کر دیا ہے۔

لنڈن ۹ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر چرچل کے کچھ مشیروں کو ایک طیارہ تینوں لیڈروں کی کانفرنس کی جائے انعقاد کی طرف لے جا رہا تھا کہ وہ رستہ میں پاش پاش ہو گیا۔ بارہ مسافر ہلاک ہو گئے اور تین لاپتہ ہیں۔ چار زخمی ہوئے۔ ہلاک ہونے والوں میں چھ دفتر خارجہ کے ممبر تھے۔ جن میں ایک عورت بھی تھی۔

لنڈن ۹ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہالینڈ کی حکومت مقیم لنڈن مستعفی ہو گئی ہے مگر ہالینڈ کے سرکاری حلقوں سے ابھی اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔

لنڈن ۹ فروری۔ صوبہ میں جلانے کی لکڑی کی قلت کو دور کرنے کی نئی سکیم کے ماتحت حکومت پنجاب نے زیادہ درخت پیدا کرنے کی مہم جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے پنجاب کی قریباً ستر لاکھ ایکڑ بنجر زمین کی سروے شروع کر دی گئی۔ اس کے علاوہ نہروں کے دونوں طرف تیس تیس فٹ زمین اس مقصد کے لئے استعمال کی جائے گی۔ درخت اگانے کے لئے دیہاتیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

لنڈن ۹ فروری۔ وزارت پرواز کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آسٹریلین طیاروں نے جنوب مغربی بحرالکاہل میں یکایک بارودی سرنگیں بچھا کر ایک جاپانی جنگی بیڑے کو نرغے میں لے لیا ہے۔ اس بیڑے میں چار جنگی جہاز۔ ایک طیارہ بردار جہاز اور تین تباہ کن جہاز شامل ہیں۔

ماسکو ۹ فروری۔ روس کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ مشرقی محاذ پر کئی جرمن جرنیل گرفتار کئے گئے۔ اور کئی ہلاک ہو چکے ہیں

لنڈن ۹ فروری۔ پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر نو آبادیات نے کہا۔ شام اور لبنان کے تعلقات فرانس سے کشیدہ ہو رہے ہیں۔ اس سوال کے تصفیہ کے لئے جس قدر جلد گفتگو شروع ہو۔ اتنا ہی بہتر ہے۔ گو ان ملکوں کے باہمی تعلقات کا سوال مشکل ہے۔ لیکن اگر دونوں فریق ایک دوسرے کو بہتر طریق سے سمجھنے کی کوشش کریں۔ تو حل بھی ہو سکتا ہے۔